بسم الله الرحمن الرحيم

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

____

Friday, the 12th June, 2026

____

TABLE OF CONTENTS

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 1

RECITATION OF HADITH 1

RECITATION OF NAAT 1

NATIONAL ANTHEM 2

FEDERAL BUDGET FOR THE YEAR, 2026-27 2

(I) THE ANNUAL BUDGET STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2026-27, INCLUDING REVISED ESTIMATES FOR THE FINANCIAL YEAR 2025-26 (II) THE DEMANDS FOR GRANTS AND APPROPRIATIONS FOR THE FINANCIAL YEAR 2026-27 (III) THE REGULAR AND TECHNICAL SUPPLEMENTARY GRANTS FOR THE FINANCIAL YEAR 2024-25 AND 2025-26 (IV) THE EXCESS BUDGET STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2016-17 AND 2024-25 – *(LAID)* 29

THE FINANCE BILL, 2026 – *(INTRODUCED)* 29

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Friday, the 12th June, 2026

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 05:05 p.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

(سورۃ الانعام، آیات: 160تا161)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔
جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے، اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہے، اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اے نبی ﷺ کہو، میرے رب نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، بالکل ٹھیک دین جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں، ابراہیم کا طریقہ جسے یکسو ہو کر اس نے اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔]

RECITATION OF HADITH

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ؛

[ترجمہ: حضرت حریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔]

RECITATION OF NAAT

محشر میں قُربِ داورِ محشر ملا مجھے ایسا پیمبروں کا پیمبر ﷺ ملا مجھے

اللہ کو سُنانے لگا نعتِ مصطفےٰ ﷺ جب سایہء رسول ﷺ کا منبر ملا مجھے

دیکھا جو غرق ہو کے محمد ﷺ کی ذات میں دونوں جہاں کا مرکز و محور ملا مجھے

NATIONAL ANTHEM

FEDERAL BUDGET FOR THE YEAR, 2026-27

Mr. Speaker: اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to present the Federal Budget for the year 2026-27. Senator Muhammad Aurangzeb Sahib kindly present the Budget.

(اپوزیشن کے معزز اراکین نے احتجاج کرتے ہوئے بینرز آویزاں کیے، کاغذات پھاڑ دیے اور وزیر برائے خزانہ و محاصل کی بجٹ تقریر کے دوران مسلسل نعرے بازی کی۔)

وزیر برائے خزانہ و محاصل (سینیٹر محمد اورنگزیب): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جناب سپیکر! یہ میرے لیۓ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے ہماری حکومت کا تیسرا بجٹ برائے مالی سال 2026-27 پیش کر رہا ہوں۔ میں اتحادی جماعتوں کی قیادت خصوصاً میاں محمد نواز شریف صاحب، بلاول بھٹو زرداری صاحب، خالد مقبول صدیقی صاحب، چوہدری شجاعت حسین صاحب، عبدالعلیم خان صاحب اور جناب خالد حسین مگسی صاحب کی رہنمائی کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ ایک ایسے موقع پر پیش کیا جا رہا ہے کہ جب پاکستان اپنے عوام اور دُنیا کی نظر میں ایک ایسے ملک کی حیثیت حاصل کر چکا ہے جس کی آواز سنی جاتی ہے اور جس کی دوستی کی خواہش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ تبدیلی اتفاقاً نہیں آئی۔ اس کا آغاز گذشتہ برس مئی میں ہوا جب بھارتی جارحیت کو پاکستان کی جانب سے ایسا جواب ملا کہ پوری دنیا کو نوٹس لینا پڑا۔ ہماری مسلح افواج نے دشمن کو ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ وہ چند ہی گھنٹوں میں امن کی بات کرنے پر مجبور ہوا۔ یہ کامیابی دہائیوں کی پیشہ ورانہ تربیت اور تیاری کا نتیجہ تھی۔ آپریشن ''بنیان المرصوص" کی کامیابی ہماری قومی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ آج دنیا پاکستانی دفاعی قوت کی معترف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری فضاؤں کا تحفظ کرنے والے Fighter Jets کو کئی ممالک اپنی فضائیہ میں شامل کرنے کے لیے پاکستان سے رابطے میں ہیں۔ ہماری دفاعی صنعت قیمتی زرمبادلہ کمانے کا بھی ایک ذریعہ بن چکی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مضبوط دفاع نہ صرف ہماری سالمیت کے لیے اہم ہے بلکہ یہ ملک کی معاشی ترقی میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اسی دفاعی قوت نے نہ صرف خطے بلکہ دنیا بھر میں ہماری strategic partnership کا نقشہ نئے سرے سے ترتیب دیا ہے۔ میں خصوصی طور پر پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان Strategic Mutual Defence Agreement کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی Order in the House۔ سینیٹر محمد اورنگزیب صاحب۔

سینیٹر محمد اورنگزیب: ہمارے دونوں ممالک کے درمیان ایمان اور بھائی چارے کا رشتہ پہلے سے موجود تھا۔ تاہم اس باضابطہ دفاعی معاہدے کی وجہ سے خادمین حرمین شریفین کے ساتھ ہمارے تعلقات اور برادرانہ رشتوں کو ایک نئی اور مستحکم بنیاد ملی ہے۔ یہ ہمارے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے لیکن ساتھ ہی ہمارے لیے ایک بھاری اور مقدس ذمہ داری ہے جسے نبھانے کے لیے ہم پورے عزم اور یقین کے ساتھ سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہمارے تعلقات میں یہ اہم تبدیلی ہماری قیادت کی مرہون منت ہے۔ جس کے لیے وزیر اعظم پاکستان، فیلڈ مارشل اور ہماری پوری سفارتی اور عسکری قیادت یقیناً مبارک باد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے مہینوں میں خدائے بزرگ و برتر نے پاکستان کو ایک بے مثال کامیابی دلائی ہے۔ موجودہ دور کی ایک خطرناک ترین جنگ کے دوران امریکہ اور ایران نے پاکستان پر اعتماد کرتے ہوئے اسے اپنے درمیان ایک ایماندار ثالث کے طور پر قبول کیا۔ پاکستان نے اس کردار کو بخوبی انجام دینے کے لئے انتہائی مخلص کوششیں کی ہیں جو آج بھی جاری ہیں۔ الحمدللہ ہم Islamabad Peace Talks کے ذریعے امریکہ اور ایران کو 47 سال کے بعد ایک میز پر لانے میں کامیاب ہوئے۔ پاکستان کی کوشش ہے کہ جلد ایک معاہدے کے ذریعے خطے میں دیرپا امن کے قیام کو ممکن بنایا جاسکے اور آبنائے ہرمز سے تیل کی supply پہلے کی طرح بحال کی جاسکے۔ امریکی اور ایرانی صدور نے متعدد بار وزیر اعظم محمد شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کے بطور ثالث اہم کردار کی تعریف کی ہے۔ یہ وہ فقید المثال کامیابی ہے جس سے قوموں کی برادری میں ہمارا احترام اور وقار بڑھا ہے اور ہماری کاوشوں کو ہر سطح اور فورم پر سراہا گیا ہے۔ جناب سپیکر! پاکستان نے گزشتہ چند ماہ کے دوران خطے میں امن، استحکام اور کشیدگی میں کمی کے لیے جو فعال، متوازن اور ذمہ دارانہ سفارتی کردار ادا کیا ہے، اس میں ہمیں اپنے عظیم اور آزمودہ ہمسایہ ملک China کی مکمل حمایت اور ہم آہنگی حاصل رہی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان علاقائی امن اور استحکام کے لیے مشترکہ اور مربوط امن کوششوں پر مکمل اتفاقِ رائے اور گہری ہم آہنگی موجود ہے۔

جناب سپیکر! پاک چین تعلقات ہماری خارجہ پالیسی کا اہم ستون ہیں۔ یہ دوستی ہمالیہ سے بلند، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی ہے۔ China پاکستان کا سب سے اہم تجارتی شراکت دار ہے۔ یہ تعلق ایک ایسی strategic partnership کی شکل اختیار کر چکا ہے جو محض حکومتوں تک محدود نہیں بلکہ دو اقوام کے دلوں اور تقدیر سے جڑا ہوا رشتہ ہے۔ وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف کے حالیہ دورۂ چین نے اس شراکت داری کو نئی اور ٹھوس جہتیں عطا کی ہیں۔

میں اب oil prices پر بات کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر! America اور Iran جنگ کے اثرات پر ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے petrol اور diesel کی قیمتوں میں بین الاقوامی منڈیوں میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ ہر گھر کے بجٹ پر نیا اور غیر متوقع دباؤ آیا۔ یہاں یہ سمجھنا انتہائی اہم ہے کہ petrol اور diesel کی مقامی قیمتیں عالمی منڈی کی پوری شدت کا اظہار نہیں تھیں۔ اگر حکومت اس جھٹکے کا پورا بوجھ عوام

پر منتقل کر دیتی تو یہ قیمتیں اس سے کہیں زیادہ ہوتیں۔ اس لیے وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر حکومت نے 128 ارب روپے کی عمومی subsidy کے ذریعے عوام کو براہِ راست ریلیف دیا۔ پھر جلد ہی صوبائی حکومتوں کے تعاون سے اور ہم ان کے بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے targeted subsidies کا نظام متعارف کروایا، جس کے ذریعے ضرورت مند افراد کو petroleum مصنوعات کی قیمتوں میں ریلیف دیا گیا اور ابھی بھی دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان ایک مستحکم معیشت اور معاشی Buffers کے ساتھ America-Iran جنگ کے بحران میں داخل ہوا۔ اس بحران میں، جہاں خطے اور دنیا کے دیگر کئی ممالک میں ایندھن کی قلت، petrol pumps پر لمبی قطاریں اور exchange rate میں گراوٹ دیکھی گئی اور ہم سے بہتر وسائل کے حامل بعض ممالک کو عالمی مالیاتی اداروں کے پاس بھی جانا پڑا، وہاں پاکستان میں حکومت کے بروقت اور مدبرانہ فیصلوں اور مضبوط معاشی Buffers کی وجہ سے ایندھن کی کوئی قلت اور rationing نہ ہوئی، نہ petrol pumps پر قطاریں لگیں، نہ کوئی امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوا اور نہ ہی exchange rate متاثر ہوا، بلکہ اس بحران کے دوران Fitch Rating Agency نے پاکستان کی rating کو مستحکم قرار دیا۔

(Desk Thumping)

سینیٹر محمد اورنگزیب: جناب سپیکر! ہمیں اس حوالے سے عوام کو پیش آنے والی مشکلات کا ادراک ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت بین الاقوامی market میں تیل کی قیمتوں میں کمی کا فائدہ عوام کو منتقل کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ موجودہ حکومت کا تیسرا Budget ہے، لہٰذا میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تقریر کے آغاز میں پچھلے دو سال کے سفر کا مختصراً احاطہ کرتا چلوں۔ ہم نے یہ سفر ایک مشکل مقام سے شروع کیا۔ وزیر اعظم پاکستان کی قیادت میں موجودہ حکومت نے انتھک محنت سے حالات پر قابو پایا ہے اور کئی اہم اور دور رس نتائج کی حامل معاشی کامیابیاں حاصل کی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجودہ مالی سال میں سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور America-Iran جنگ کے باوجود ہماری معاشی شرحِ نمو 3.7 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ ہماری بڑی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت بڑھ رہی ہے۔ اس مالی سال میں Large Scale Manufacturing کی شرحِ نمو 6.1 فیصد تک رہی ہے، جبکہ خدمات کے شعبے میں 4.1 فیصد شرحِ نمو سامنے آئی ہے۔ صنعت اور خدمات کے شعبوں کی شرحِ نمو پچھلے چار سال کی بلند ترین سطح پر ہے۔ الحمدللہ، ہماری معیشت کا حجم 452 ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے، جو ہماری معیشت کا ایک نیا سنگِ میل ہے۔ GDP کے حجم میں اضافے کی وجہ سے ہماری فی کس آمدن پچھلے سال کے 1,751 ڈالر سے بڑھ کر 1,901 ڈالر ہو گئی ہے۔

پچھلے دو سال میں policy rate میں تاریخی کمی واقع ہوئی اور یہ شرح 22 فیصد سے کم ہو کر 11.5 فیصد پر آ گئی ہے۔

ہمارے زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے۔ یہ تین سال قبل 4ارب ڈالر سے کم تھے، جواب بڑھ کر 17ارب ڈالر سے زائد ہو چکے ہیں، جو کہ تقریباً تین مہینوں کی درآمدات کے لیے کافی ہیں۔

ترسیلاتِ زر بھی نئی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ پچھلے مالی سال کے 38ارب ڈالر کے مقابلے میں اس مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ میں ترسیلات زر کا حجم 38ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ انشاءاللہ اس سال ترسیلات زر 41ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گی، جو کہ ہماری تاریخ کی بلند ترین سطح ہو گی۔

FBR کے Tax-to-GDP ratio مالی سال 2022-23 میں 8.5 فیصد سے بڑھ کر 10.3 فیصد تک پہنچ چکے ہیں۔ یعنی صرف تین سال میں معیشت کے تناسب سے ٹیکسوں کی شرح میں تقریباً 2 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

ان اقدامات کے نتائج ہمارے مالیاتی استحکام میں بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔ ہمارا مالیاتی خسارہ جون 2023 میں GDP کا 7.8 فیصد تھا، موجودہ مالی سال کے اختتام میں یہ 4 فیصد تک آ جائے گا۔

دو سال قبل ہمیں primary balance میں GDP کے 0.7 فیصد کے برابر خسارہ درپیش تھا۔ موجودہ مالی سال میں ہم primary balance کو 1.6 فیصد کے surplus تک لے آئے ہیں۔ اس طرح primary balance میں GDP کے حساب سے 2.3 فیصد کی بہتری آئی ہے۔

گزشتہ مالی سال میں افراطِ زر کی شرح گزشتہ سال کی 23.4 فیصد سے کم ہو کر 4.5 فیصد تک آ گئی تھی۔ موجودہ سال کے دوران بھی Iran-America جنگ کے باوجود مہنگائی کی اوسط شرح تقریباً 7 فیصد رہنے کی توقع ہے، جو کہ موجودہ مالی سال کے تخمینہ 7.5 فیصد سے کم ہے۔ حالیہ مہینوں میں افراطِ زر کی شرح میں اضافہ ہوا ہے جس کی بنیادی وجہ مشرقِ وسطیٰ کی کشمکش ہے۔ ان شاءاللہ جنگ کے بادل چھٹیں تو مہنگائی کی شرح بھی کم ہو جائے گی۔

ہمارے معاشی اور مالیاتی استحکام کی وجہ سے ہماری معیشت پر عالمی ترقیاتی اور مالیاتی اداروں کا اعتماد بڑھا ہے اور دنیا کی بڑی Rating Agencies Moody's, Fitch and S&P نے پاکستان کی rating کو upgrade کیا، جس سے ہماری credit rating مستحکم ہوئی۔

جناب سپیکر! اسی اعتماد کا نتیجہ ہے کہ پاکستان 2022 کے بعد پہلی مرتبہ بین الاقوامی bond market میں واپس آیا۔ چار سال میں پاکستان نے پہلی مرتبہ 750 million dollar Euro Bond کا کامیابی سے اجرا کیا۔ عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود ہماری Bonds کی طلب مستحکم رہی۔ اس کا تسلسل ہمیں پچھلے ماہ نظر آیا جب پاکستان نے پاک چین سفارتی تعلقات کی پچھترویں سالگرہ کے موقع پر ملکی تاریخ کا پہلا Panda Bond جاری کیا، جس کی مانگ ہماری پیشکش سے پانچ گنا زیادہ تھی۔ یہ 2.5 فیصد mark up پر جاری کیا گیا۔ اس طرح پاکستان دنیا کے دوسرے بڑے معاشی نظام کا حصہ بن گیا۔

جناب سپیکر! معاشی بہتری کے Pakistan Stock Exchange پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔اس بہتری کے پیچھے پاکستان کے corporate شعبے کی بہتر کارکردگی ہے۔ Corporate شعبے نے January-March 2026 میں پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 22 فیصد زیادہ منافع حاصل کیا، جبکہ موجودہ مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں یہ منافع 9 فیصد رہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ Pakistan Stock Exchange میں سرمایہ کاروں کی تعداد میں پچھلے ایک سال میں 1 لاکھ 73 ہزار نئے سرمایہ کاروں کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔خوش آئند بات یہ ہے کہ ان نئے سرمایہ کاروں میں ایک بڑی تعداد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔

اس سال میں اب تک 11 IPOs کا اجراء ہو چکا ہے، جو کہ پچھلی دو دہائیوں میں ایک سال میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔اسی طرح SECP میں 39 ہزار نئی کمپنیوں کا اندراج ہوا ہے۔دنیا کی بڑی کمپنیاں جیسے Google, VEON, BYD, ARAMCO, Alibaba Group, AD Ports, Raqami, Mashreq اور Turkish Petroleum پاکستان میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔حکومت کے قائم کردہ Technology Zones میں 250 سے زائد نئی کمپنیوں نے اپنا کاروبار شروع کیا ہے اور 25 ہزار سے زائد Tech Professionals کو روزگار ملا ہے، جو نئے اور موجودہ سرمایہ کاروں کا پاکستان میں کاروباری ماحول پر بڑھتے ہوئے اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! گزشتہ سال اسی ایوان میں، میں نے اپنی Budget تقریر کے دوران قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم دہائیوں سے التواء کا شکار نجکاری کے ایجنڈے کو عملی شکل دیں گے۔میں آج اس ایوان کو بتاتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ یہ وعدہ صرف وعدہ نہیں رہا بلکہ ایک حقیقت بن چکا ہے۔ہم نے First Women Bank کی نجکاری سے آغاز کیا اور پھر 23 دسمبر 2025 کو پوری قوم نے دیکھا کہ اسلام آباد میں ایک شفاف اور براہ راست Television پر نشر ہونے والی نیلامی کے ذریعے Pakistan International Airlines کو مجموعی طور پر 185 ارب روپے کے عوض پر نجی شعبے کے حوالے کر دیا گیا۔یہ کامیاب اور تاریخی نجکاری وزیر اعظم پاکستان کے اس vision کے عین مطابق ہے کہ نجی شعبہ ہی ملک کی پائیدار معاشی ترقی کا ضامن اور علمبردار ہے۔ Private Sector is going to lead this country.

پی آئی اے کی کامیاب نجکاری کے بعد ہم ایک پانچ سالہ منصوبے پر عمل پیرا ہیں جس کے تحت کئی حکومتی اداروں کو نجی شعبے کے حوالے کیا جائے گا۔اس میں DISCOs, GENCOs, Banks, Insurance Companies اور ہوائی اڈے شامل ہیں۔اس سلسلے میں تین DISCOs کے پہلے batch کی نجکاری کے لیے اظہارِ دلچسپی کے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر، ایک فعال، متحرک اور شفاف ٹیکس انتظامیہ کسی بھی ریاست کی معاشی خود مختاری کی ضمانت ہے۔ ٹیکس کی وصولی کے بغیر کاروبارِ مملکت سرانجام نہیں پا سکتا اور نہ ہی ترقیاتی کاموں کے لیے وسائل مہیا ہو سکتے ہیں۔اس لیے FBR میں جامع اور وسیع تر اصلاحات جاری ہیں۔ FBR میں اصلاحات کے مطابق اب تک کے نتائج بہت حوصلہ افزا ہیں۔مالی سال 23-2022 میں FBR کی سالانہ ٹیکس وصولی سات ہزار دو سو ارب روپے تھی جو کہ اگلے تین سال میں دگنی ہو گئی ہے اور موجودہ مالی سال کے اختتام پر تیرہ ہزار ارب تک پہنچ جائے گی۔ یہ اضافہ ایک ایسی

کارکردگی ہے جس کی نظیر پاکستان کی حالیہ تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ یہ صرف محصولات میں اضافہ نہیں بلکہ پاکستان کے ٹیکس نظام میں ایک structural تبدیلی ہے۔ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس تبدیلی کی قیادت خود وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف صاحب کر رہے ہیں جو ہفتہ وار اجلاسوں کی خود صدارت کرتے ہیں اور پیش رفت کا جائزہ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس تبدیلی کے ٹھوس ثمرات سامنے آرہے ہیں۔ سب سے پہلے production monitoring کا نظام ہے جس میں مرکزی dashboards، video analyticsاور tampering alerts سے مدد لی جارہی ہے۔ یہ نظام 27 cement factoriesاور 75 sugar mills پر نافذ ہو چکا ہے۔ صرف ان دو شعبوں سے سالانہ بنیاد پر تقریباً61ارب روپے اضافی ٹیکس متوقع ہے۔اس کے علاوہ Artificial Intelligence اور Machine Learning پر مبنی Compliance Risk Manage-mentکا نظام840سے زائد high-risk cases کی نشاندہی کر چکا ہے جن کا متوقع tax impact تقریباً34ارب روپے ہے۔ اس طرح faceless customs assessment کے ذریعے ہم نے importer اور customs officer کے درمیان براہِ راست رابطے کو کم کیا ہے جس سے نہ صرف per consignment محصولات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ harassment اور رشوت کے امکانات بھی کم ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آنے والے مہینوں میں production monitoring کے نظام کو نئے شعبوں تک توسیع دی جائے گی جن میں beverages, textile, iron and steel، گھی اور خوردنی تیل، tyres، paper and boardاور دیگر شعبے شامل ہیں۔ یہ توسیع ملک کی منظم صنعت کے ایک بڑے حصے کا احاطہ کرے گی۔

جناب سپیکر! ان تمام اصلاحات اور اقدامات کا حتمی مقصد ایک ایسے ٹیکس نظام کا حصول ہے جو منصفانہ ہو، جس میں tax دہندہ پر کم بوجھ پڑے، جو data کی مدد سے ٹیکس چوری کے واقعات کا سدباب کرے اور inspector کی صوابدید اور arbitrary action کی بجائے documentationاور compliance کے ذریعے محصولات میں اضافہ ممکن بنائے۔

ہماری یہ کاوش محض زیادہ ٹیکس کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ ریاست اور شہری کے درمیان اس بنیادی سماجی رشتے کی تجدید ہے، جس میں شہری کا ریاست پر اعتماد بحال ہو اور ریاست شہری کی محنت کا احترام کرے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر پاکستان کی مستقبل کی پوری معیشت کھڑی ہو گی، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر! پاکستان کی معاشی ترقی اس وقت تک ادھوری ہے جب تک معیشت کی برکات ہر اس گھرانے، ہر اس کسان، ہر اس چھوٹے کاروبار اور ہر اس نوجوان اور خاتون تک نہیں پہنچ جاتیں جنہیں روایتی بینکاری نظام نے ہمیشہ نظرانداز کیا ہے۔ ہم نے وزیراعظم پاکستان کی رہنمائی میں

نجی شعبے کے تعاون سے ان طبقات کو قرضے فراہم کرنے کا قدم اٹھایا ہے۔اس حکمت عملی کے تحت پانچ اہم اسکیمیں متعارف کرائی جاچکی ہیں جن کی تفصیلات میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

نمبر ایک، سب سے پہلا منصوبہ "زرخیزی" کے نام سے شروع کیا گیا ہے جس کے ذریعے سات لاکھ پچاس ہزار چھوٹے کسانوں کو بلا ضمانت مکمل طور پر digital عمل کے ذریعے تین سوارب کے قرضہ جات فراہم کیے جارہے ہیں۔

اسی سلسلے کی دوسری سکیم ”وزیر اعظم کا اپنا گھر پروگرام“ ہے۔اس کم لاگت وزیر اعظم Housing Finance Scheme کے ذریعے کم اور متوسط آمدنی والے طبقے کو صرف 5 فیصد mark up پر mortgage کی سہولت فراہم کی جارہی ہے اور میں اس میں صرف ایک ذکر کرتا جاؤں کیونکہ وزیر اعظم پاکستان نے اس میں کل خود ایک میٹنگ کی جس میں یہ پورا Clear ہو چکا ہے کہ اس میں 90 billion روپے کی جو loans ہیں وہ approve ہو چکے ہیں اور 11 billion روپے disburse ہو چکا ہے۔

ہماری حکومت کا تیسرا اہم قدم Pakistan Accelerated Vehicle Electrification Scheme کا اجرا ہے جس کے تحت E-Bikes اور E-Rickshaws کی خریداری کے لیے subsidized financing فراہم کی جارہی ہے۔

اس سلسلے کی چوتھی سکیم Prime Minister's Fan Replacement Programme ہے جس کے تحت ملک بھر میں پرانے، زیادہ بجلی خرچ کرنے والے پنکھوں کی جگہ کم بجلی استعمال کرنے والے پنکھے لگائے جارہے ہیں۔

ہماری حکومت کا پانچواں اقدام Social Impact Financing ہے جس کے تحت دو پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔ان میں سے پہلا Pakistan Skills Impact Bond کا اجرا ہے جس کے ذریعے NAVTTC کے توسط سے نوجوانوں کو فنی تربیت فراہم کی جائے گی۔

اس سلسلے کا دوسرا قدم Agri Storage Financing Facility کا اجرا ہے۔یہ 7.1 ارب روپے کا منصوبہ ہے جس کے تحت ملک بھر میں storage facilities قائم کی جائیں گی۔جہاں کسانوں کو اپنا اناج اور غلہ محفوظ کرنے کا موقع ملے گا اور انہیں اس محفوظ شدہ اناج پر بینکوں سے قرضہ لینے کی سہولت ہوگی۔

یہ پانچوں سکیمیں وزیر اعظم پاکستان کی خصوصی توجہ پر شروع کی گئی ہیں اور ان کا مقصد ملک میں مالی شمولیت کی کوششوں کو تیز کرنے کے علاوہ ہنر منداور محروم طبقات کے لیے ترقی کے راستے کھولنا ہے۔

میں اس معزز ایوان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ these schemes are not in design phase, they are in execution اور ہم ان شاءاللہ جیسے اگلے سال میں جاتے ہیں these schemes are going to be even further accelerated as we go in the next fiscal year ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر! Digital Pakistan اور مالی شمولیت کے ایجنڈا پر نمایاں پیش رفت ہوئی جس کے نتیجے میں banking users میں اضافہ ہوا، digital transactions میں تیزی آئی اور cashless economy کے فروغ کی بنیاد مضبوط ہوئی۔ پچھلے سال کے پانچ لاکھ کے مقابلے میں سولہ لاکھ ستر ہزار تاجر digital payment کے نظام سے جڑ چکے ہیں۔ اسی طرح digital banking کی سہولت سے استفادہ کرنے والے صارفین کی تعداد 95 ملین سے بڑھ کر 133 ملین تک پہنچ چکی ہے۔ سالانہ digital transactions کی تعداد 6.9 ارب سے بڑھ کر 10.1 ارب روپے ہو چکی ہے۔ ملک میں وصول ہونے والی ترسیلات کا 92 فیصد بینک اکاؤنٹ میں موصول ہو رہا ہے، جبکہ G2P کا 75 فیصد اب اسی digital نظام کے تحت کیا جا رہا ہے۔

میں اب وزیراعظم Youth Program پر بات کرنا چاہتا ہوں:

جناب سپیکر! ہمارے قومی شاعر علامہ اقبال نے کہا تھا۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے

ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

نوجوان کسی بھی ملک کا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں۔ ہماری قومی آبادی کا 67 فیصد حصہ تیس سال سے کم عمر آبادی پر مشتمل ہے۔ ہمارے نوجوان ہنر منداور کچھ دکھانے کے جذبے سے معمور ہیں۔ وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف کا عزم ہے کہ ہر نوجوان پاکستانی کو وہ ہنر، وہ تربیت اور وہ مواقع ملنے چاہئیں جو اسے قومی معیشت کا فعال شراکت دار بنا سکیں۔ اسی vision کا عملی اظہار وزیراعظم Youth Program ہے۔

جناب سپیکر! نوجوانوں کا سب سے بڑا سرمایہ ہنر ہے۔ NAVTTC کے ذریعے Prime Minister's Youth Skills Programme نے اب تک تقریباً پانچ لاکھ پندرہ ہزار نوجوانوں کو جدید اور روایتی فنی تربیت فراہم کی ہے۔ Independent evaluation کے مطابق ان تربیت یافتہ نوجوانوں میں سے 53 فیصد ملازمتیں حاصل کر چکے ہیں۔ اس پروگرام میں خاص طور پر IT پر مبنی تربیت کے ذریعے خواتین کی معاشی خود مختاری پر خصوصی توجہ دی گئی ہے تاکہ گھر بیٹھے freelancing اور digital معیشت میں ہماری بہنیں اور بیٹیاں بھی برابر کی شریک ہوں۔

اگر ہنر ایک گاڑی ہے تو سرمایہ اس کا ایندھن ہے۔ Prime Minister's Youth Business and Agriculture Loan Scheme آج پاکستان میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کی financing کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ جنوری 2023 سے اب تک اس سکیم کے تحت 258 ارب روپے کی رقم تقسیم کی گئی ہے۔ جس میں پانچ لاکھ 34 ہزار سے زائد نوجوان مستفید ہوئے۔

کھیلوں کے میدان میں بھی Prime Minister's Sports Talent Hunt Programme کے ذریعے 19 مختلف کھیلوں میں ملک گیر Talent Hunt جاری ہے جس میں PSL کے ماڈل پر ایک خصوصی ہاکی لیگ کا قیام بھی شامل ہے۔ اگلا جہانگیر خان، اگلا ارشد

ندیم یا اگلا Olympic Champion شاید آج کسی شہر یا گاؤں میں موجود ہے جہاں ابھی تک ہماری نظر نہیں پہنچی۔ یہ پروگرام اُسے ڈھونڈ نکالے گا۔

جناب سپیکر! پرائم منسٹر یوتھ پروگرام صرف فلاحی اخراجات نہیں یہ ہماری حکومت کی سب سے منافع بخش سرمایہ کاری ہے کیونکہ ہماری حکومت نوجوانوں کو ملک کے مستقبل کا معمار سمجھتی ہے۔

جناب سپیکر! ایک forward looking اور جامع تجارتی پالیسی ہماری معاشی اصلاحاتی ایجنڈے کا اہم جز ہے۔ ہمارا بنیادی عزم واضح ہے، پاکستان کو درآمدات پر انحصار کرنے والی معیشت کی بجائے برآمدات کے بل بوتے پر آگے بڑھنے والی معیشت بنانا ہے۔ ہماری معاشی بقا کا راستہ عالمی منڈی میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے میں ہے۔

جناب سپیکر! برآمدات کو فروغ دینے کے لیے حکومت نے کاروبار کی لاگت کم کی۔ Export income پر عائد صفر اعشاریہ دو پانچ فیصد export development surcharge کو وزیراعظم صاحب کی خاص ہدایت پر مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ Export Finance Scheme کے تحت mark up کی شرح 19 فیصد سے کم کر کے 4.5 فیصد کر دی گئی۔ Export Facilitation Scheme کے تحت سہولت کی مدت 9 ماہ سے بڑھا کر 18 ماہ کر دی گئی، تاکہ برآمدکنندگان کو cash flow کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے علاوہ صنعتی بجلی کے نرخ بھی کم کیے گئے۔

یہاں میں کہتا چلوں کہ ابھی دو یا تین ہفتے پہلے despite the fact کہ ہمارا جو پالیسی ریٹ ہے وہ ساڑھے گیارہ فیصد پہ چلا گیا۔ لیکن وزیراعظم پاکستان اور گورنر اسٹیٹ بینک کے درمیان جو بات چیت ہوئی اور یہی decide کیا گیا کہ exporter پہ جو ریٹ ہے وہ ساڑھے چار فیصد پہ ہی رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! National Tariff Policy2025-30 پر عمل درآمد سے پہلے ہی سال میں حکومت نے tariff کو معقول بنانے کا کام شروع کیا اور 7500tariff lines پر tariff میں کمی کی۔ خصوصاً خام مال اور intermediate goods پر تاکہ صنعتوں کی پیداواری لاگت کم ہو۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے مشینری کی duty free درآمد کی اجازت دی گئی، جس کے نتیجے میں machinery کی درآمد میں 21 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ان اقدامات کے ذریعے 120 ارب روپے سے زائد کا فائدہ کاروباری طبقے کو منتقل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! توانائی کسی بھی معیشت کی شہ رگ ہے۔ گزشتہ ایک سال میں خطے میں بحران کے باوجود، پاکستان نے توانائی کے شعبے میں کئی محاذوں پر اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گزشتہ دو برسوں میں حکومت نے توانائی کے شعبے میں ایسی structural reforms شروع کی ہیں جو نہ صرف موجودہ بحران سے نمٹنے کے لیے بلکہ آنے والے ممکنہ بحران کے لیے بھی پاکستان کو تیار کریں گی۔ ہمارا مقصد توانائی کی خود کفالت، صارف کے

لیے کم قیمتیں اور ایک ایسا نظام ہے جو ضمانتوں پر کم سے کم انحصار کرے۔ اس سوچ کے تحت میں اس معزز ایوان کے سامنے بجلی، تیل اور گیس کے میدان میں ہمارے اہم اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! بجلی کا شعبہ اپنی تاریخ کے سب سے گہرے اصلاحاتی دور سے گزر رہا ہے۔ گزشتہ دو برسوں میں اس شعبے نے مالی نظم و ضبط اور کارکردگی میں بہتری کا مظاہرہ کیا۔ جس کے نتیجے میں مالی سال 2025-26 میں بجٹ میں مختص سبسڈی کے مقابلے میں 143 ارب روپے سے زائد کی بچت حاصل کی گئی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ کمی مستحق صارفین پر بوجھ ڈال کے نہیں بلکہ اصلاحات کے ذریعے حاصل کی گئی۔ مزید برآں IPPs سے مذاکرات کے نتیجے میں تقریباً تین اعشاریہ سات ٹریلین روپے کی بچت حاصل کرنے کے اقدامات کیے گئے۔

جناب سپیکر! اس شعبے کی اصلاحات میں سب سے اہم قدم Competitive Trading Bilateral Contract Market (CTBCM) کا عملی آغاز ہے۔ اس کے تحت پہلی competitive نیلامی منعقد ہونے جا رہی ہے جس میں تقریباً 800 میگاواٹ بجلی کا کاروبار ایک مسابقتی market پر مبنی framework کے تحت ہوگا۔ یہ کوئی معمولی پیش رفت نہیں ہے۔ اب تک پاکستان میں بجلی ایک ہی سرکاری خریدار کے ذریعے خریدی جاتی تھی جو سرکاری ضمانتوں کے سہارے معاہدے کرتا تھا۔ آج، ہم اس پرانے، مہنگے اور سرکاری ضمانتوں پر منحصر نظام سے نکل کر ایک مسابقتی مارکیٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ پاکستان کی بجلی کی معیشت کی بنیادی تشکیل نو ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ مالی سال میں ایک ملک گیر مشق کے ذریعے ہم تمام subsidized صارفین کی شناخت، رجسٹریشن اور تصدیق کریں گے تاکہ جنوری 2027 سے پاکستان میں direct subsidy mechanism کا آغاز کیا جاسکے یعنی subsidy وہاں پہنچے گی جہاں اس کی اصل ضرورت ہے، یہ وہی منصفانہ ماڈل ہے جو ہم نے BISP کے ذریعے اپنایا۔

جناب سپیکر! اس اصلاحاتی ایجنڈے کا ایک اور اہم ستون circular debt پر قابو پانا ہے۔ مجھے اس ایوان کو بتاتے ہوئے اطمینان ہے کہ موجودہ مالی سال میں بجلی کے شعبے میں circular debt کی net-zero accumulation حاصل کی گئی ہے یعنی اس سال اس بوجھ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ جبکہ circular debt کے stock میں 1225 ارب روپے کی loan settlement پہ پیش رفت ہوئی۔ ساتھ ہی NTDC کی structural reforms کی جا رہی ہیں، جن کے تحت ترسیل، system operation اور market operation کے functions کو الگ الگ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! LNG کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت کا ذکر کروں گا۔ پاکستان ایک جامع ریسرچ کی بعد قطر اور اٹلی کے ساتھ اپنی طویل مدتی Sale and Purchase Agreements پر دوبارہ بات چیت کی اور سال 2026 کے لیے 35 LNG Cargos کی کمی پر اتفاق کیا۔ اس ایک فیصلے کی بدولت ہمیں تقریباً ایک اعشاریہ دو ارب امریکی ڈالر زر مبادلہ کی بچت ہوگی۔ یہ اسی کاوش کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ 11 مہینوں میں صارفین کے گیس کے بل میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! ایران امریکہ جنگ کے پیش نظر ہم نے مقامی گیس کی پیداوار بڑھانے پر بھی توجہ مرکوز کی۔ مارچ 2026 کے بعد سے ہماری تیل کی تلاش کی کمپنیوں نے قومی نظام میں تقریباً 100 mmcfd اضافی گیس شامل کی، جس نے بجلی کی پیداوار میں shortage کو نمایاں طور پہ کم کیا۔ ہم نے کھاد کی پیداوار کو ایک لمحے کے لیے بھی رکنے نہیں دیا۔ ملک کے 10 کھاد کارخانوں کو گیس کی مسلسل فراہمی یقینی بنائی گئی۔ اسی طرح LNG پر کام کرنے والے پلانٹس کے لیے بھی گیس مختص کی گئی۔

جناب سپیکر! حکومت نے تیل اور گیس کے دریافت کے درمیان بھی اہم کامیابیاں حاصل کیں ہیں۔ پاکستان نے 20 سال بعد offshore licensing کے 24 blocks قومی اور بین الاقوامی E & P Companies کو allot کیے ہیں۔ یہ پاکستان کی offshore oil & gas exploration کی تاریخ کا سنگ میل ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ برادر ملک ترکیہ کی قومی تیل کمپنی TPAO نے پاکستانی کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے ہمارے offshore sector میں قدم رکھا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران E&P شعبے میں سرمایہ کاری ایک ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کی توقع ہے۔ اس عرصے میں 17 نئی تیل اور گیس کی دریافتیں ہوئیں، جن سے مقامی پیداواری استعداد میں 108 mmcfd gas اور تقریباً 16 ہزار بیرل یومیہ تیل کا اضافہ ہوا۔ جبکہ production میں اضافہ کے ذریعے مزید 229 mmcfd gas اور 13 ہزار بیرل تیل قومی نظام میں شامل ہوا۔

جناب سپیکر! معدنیات کے شعبے میں، ہمارا flagship منصوبہ ریکوڈک اس سال financing اور implementation کی کئی اہم سنگ میل عبور کر چکا ہے۔ ہم اس منصوبے کے بروقت تکمیل کے لیے پر عزم ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب Information Technology and Telecommunication پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا شعبہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ یہ شعبہ ملکی ترقی اور ایکسپورٹ بڑھانے میں نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں، اس شعبے میں کئی اہم کامیابیاں حاصل ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

IT کے شعبہ کی برآمدات میں 20 فیصد سے زائد کی سالانہ شرح نمو سے بڑھ رہی ہیں۔ اس سال یہ برآمدات 4.5 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ اس طرح یہ شعبہ برآمدات میں اضافے کے اعتبار سے سب سے تیزی سے بڑھنے والے شعبوں میں سے ایک ہے۔

اس سال مارچ میں 5-G Spectrum کی کامیابی سے نیلامی کی گئی۔ جسے دنیا کے سب سے بڑی Spectrum نیلامیوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ اس کے ذریعے پانچ شہروں میں 5-G سروس شروع ہو چکی ہے۔

حکومت نے Right of Way چارجز کو ختم کیا، جس کے نتیجے میں 2024ء میں 20 لاکھ گھروں کے مقابلے میں 50 لاکھ گھروں میں فائبر لائنز دستیاب ہیں اور telecom towers کی Fiberization 14 percent سے بڑھ کر 18 فیصد ہو چکی ہے۔

حکومت نے پاکستان کی پہلی National Artificial Intelligence Policy کی منظوری دی۔

گزشتہ ایک سال میں 10 لاکھ کے قریب پاکستانی نوجوانوں کو IT اور مصنوعی ذہانت کی مہارتوں پہ تربیت دی گئی ہے۔

Digital Nation Pakistan Act کے تحت، ہم نے ملک میں digital transformation کی قانونی بنیاد رکھ دی ہے۔اس کے تحت National Digital ID, National Data Exchange Layer اور اوپن ڈیٹا ایکو سسٹم جیسے منصوبے شروع ہو چکے ہیں۔

مرکزی حکومت، عدالتی نظام اور پارلیمنٹ بھی ڈیجیٹل تبدیلی کے سفر پر گامزن ہیں۔ جناب سپیکر، یہ صرف ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں بلکہ ریاست اور شہری کے درمیان رشتے کو شفاف اور فعال تر بنانے کی سعی ہے۔

جناب سپیکر! 2023 میں ہمارا ملکی قرض (Debt-to-GDP Ratio) 75 فیصد کے برابر تھا، جو گزشتہ مالی سال میں کم ہو کر 70.7 فیصد اور اس سال مزید کم ہو کر تقریباً 68.5 فیصد کی سطح تک آ چکا ہے۔ یہ پیش رفت ایک منظم Medium-Term Debt Management Strategy پر عمل درآمد کا نتیجہ ہے۔

گزشتہ دو سال میں حکومت نے 4,900 ارب روپے کا قرض قبل از وقت واپس کیا، یا اسے سستے قرض سے تبدیل کرتے ہوئے اپنا بوجھ کم کیا۔ ہم نے سرمایہ کاروں اور مصنوعات کی Diversification کو خاص ترجیح دی ہے۔ خاص طور پر Insurance Sector کے لیے طویل مدتی Zero-Coupon Bonds کا اجرا کیا اور شریعہ اصولوں کے مطابق financing کا حصہ بڑھایا گیا، جبکہ بین الاقوامی سطح پر مختلف Bonds کے اجرا کے ذریعے سرمایہ کاری کی بنیادوں کو وسعت دی۔

ہمارے مقامی قرضے کی average time to maturity 2024 میں 2.8 سال تھی، جو مئی 2025 میں بڑھ کر 3.8 سال ہو گئی ہے، جس سے قرض کے Refinancing Risk میں نمایاں کمی آئی ہے۔

Telecom کمپنیوں کے Digital Wallets کے ذریعے عوام کو حکومتی Bonds میں براہِ راست سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ ان شاءاللہ، اگلے ایک سے دو ہفتوں میں اس کا عملی plan بھی دیکھیں گے اور ہم اس کی inauguration بھی کرنے جا رہے ہیں۔ ان تمام اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ ملکی قرض آئندہ برسوں میں نہ صرف کم ہو بلکہ زیادہ متنوع، سستا اور مزید مستحکم بنیادوں پر استوار ہو۔

اب میں SIFC کا ذکر کرنا چاہتا ہوں، جو پاکستان میں سرمایہ کاری کے فروغ کا ایک اہم enabler بن چکا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران SIFC نے 12 مختلف شعبوں میں متعدد مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری منصوبوں کو سہولت فراہم کی ہے۔ ان اقدامات کے ٹھوس نتائج واضح ہیں۔ میں دو تین مثالوں کے ذریعے SIFC کے اہم کردار پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔

اِن میں سب سے پہلے، Pakistan Steel Mills کی 6,860 ایکڑ اراضی کو ایک خصوصی اقتصادی زون کے طور پر فعال کرنا ہے۔ یہ منصوبہ ملک میں معاشی سرگرمیوں میں اضافہ کرے گا۔ Thar Coal Railway Project بھی SIFC کی افادیت کا منہ بولتا ثبوت

ہے۔ پاکستان ریلویز اور حکومتِ سندھ کی مشترکہ کاوش سے شروع کیے گئے منصوبے سے مقامی توانائی کے ذخائر کو قومی نقل و حمل کے نیٹ ورک سے جوڑنے میں مدد ملے گی۔ اسی سلسلے کا ایک اور بڑا قدم Warehousing کے شعبے کو باقاعدہ صنعت کا درجہ دینا تھا۔ اس اقدام سے Supply Chain کی لاگت کم ہو گی اور متعدد شعبوں کو فائدہ پہنچے گا۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ ایک واضح اور بامقصد حکمتِ عملی کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ بجٹ کی سب سے اہم ترجیح ملک میں پیداواری صلاحیت کو بڑھانا اور برآمدات کو فروغ دینا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہم برآمدی صنعتوں کو ٹیکس مراعات دے رہے ہیں اور ایک Export Finance Scheme کے ذریعے Exporters کے لیے وسائل فراہم کر رہے ہیں، تاکہ وہ بین الاقوامی منڈیوں میں مزید مؤثر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔ برآمدات میں اضافہ ہمارے زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کرے گا، روزگار پیدا کرے گا اور خوشحالی کا ذریعہ بنے گا، ان شاءاللہ۔

زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ہم نے زراعت کے فروغ اور کسانوں کو آسان قرضوں کی فراہمی کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اسی طرح Information Technology کے شعبے کی مزید ترقی بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ملک میں روزگار کی فراہمی ہماری اہم ترجیح ہے۔ اس حوالے سے آگے بڑھنے کا واحد راستہ ایسے کاروباری ماحول کی فراہمی ہے جس میں نجی شعبہ پھلے پھولے، ملک میں کاروبار کو فروغ ملے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ Private Sector، خصوصاً صنعتی شعبے کے فروغ سے ملک میں روزگار کی فراہمی بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کی ایک اور اہم ترجیح اگلے سال کے ٹیکسوں کے بوجھ میں اضافے کے بجائے tax compliance and enforcement کے ذریعے آمدنی بڑھانا ہے۔ اس حوالے سے نہ صرف ہم جدید enforcement and compliance system کے استعمال میں توسیع لا رہے ہیں بلکہ FBR کی تنظیمِ نو بھی جاری ہے، جس کی تفصیل میں آگے بیان کروں گا۔

جناب سپیکر! خطے کی غیر یقینی صورتحال اور ملکی دفاع کو ناقابلِ تسخیر بنانے کے لیے دفاعی شعبے کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ بجٹ 2026-27 میں ایک اہم ترجیح نوجوانوں کو ہنرمند بنانا اور انہیں ضروری وسائل کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے، تاکہ وہ اپنے لیے روزگار پیدا کر سکیں اور ملکی ترقی میں حصہ ڈال سکیں۔ ملک کے کم آمدنی والے طبقے کے لیے Benazir Income Support Programme (BISP) کی وساطت سے وسائل کی فراہمی میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح Danish Schools Network کو بھی توسیع دی جا رہی ہے تاکہ کوئی ذہین بچہ وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے سے محروم نہ رہے۔

بجٹ میں خیبر پختونخوا کے نئے ضم شدہ اضلاع، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر کے لیے بھی خاطر خواہ فنڈز مختص کیے گئے ہیں تاکہ وہاں عوامی سہولیات کی فراہمی بہتر بنائی جا سکے۔

جناب سپیکر! اب میں مالی سال 2026-27 کے بجٹ کے اہم خدوخال پیش کرتا ہوں۔

مالی سال 2026-27 کے لیے اقتصادی ترقی کی شرح 4 فیصد رہنے کا امکان ہے، جبکہ افراطِ زر کی اوسط شرح 8.2 فیصد متوقع ہے۔ بجٹ خسارہ GDP کا 3.6 فیصد ہوگا، جبکہ Primary Surplus GDP کا 2 فیصد متوقع ہے۔

FBR کے محصولات کا تخمینہ 15,264 ارب روپے ہے، جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 17.6 فیصد زیادہ ہے۔ وفاقی محصولات میں صوبوں کا حصہ 8848 ارب روپے ہوگا۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے بعض قومی تقاضوں کو اجتماعی طور پر پورا کرنے کے لیے ایک انتظام پر اتفاق کیا ہے، جس کے مثبت اثرات ملکی سطح پر مرتب ہوں گے انشاءاللہ۔ یہ انتظام تعاون پر مبنی وفاقیت یعنی cooperative federalism کے جذبے کے تحت اور صوبائی حکومتوں کے آئینی حقوق کو متاثر کیے بغیر طے پایا ہے۔ اس انتظام کے تحت وفاقی قابل تقسیم محاصل یعنی Federal Divisible Pool میں صوبوں کا حصہ بدستور ساتویں قومی مالیاتی کمیشن یعنی National Finance Commission Award کے مطابق رہے گا۔

مالی سال 2026-27 کے لیے FBR کی جانب سے محصولات کی متوقع وصولی 15,264 ارب روپے ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ تاہم Strategic قومی تقاضوں کے پیشِ نظر وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تقسیم کے لیے کم از کم 13,350 ارب روپے کی رقم محفوظ رکھی گئی ہے۔ 13,350 ارب روپے 15,264 ارب روپے تک وصول ہونے والی رقم وفاقی حکومت کو پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 164 کے تحت صوبائی حکومتوں کی جانب سے Grants کی صورت میں قومی Strategic تقاضوں کی تکمیل کے لیے دستیاب ہوگی۔

یہ انتظام مالی سال 2026-27 کے لیے نافذ العمل ہوگا، جبکہ مالی سال 2027-28 اور 2028-29 کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی باہمی مشاورت سے اسی نوعیت کی بنیادوں پر اس کی تجدید کی جائے گی۔ جیسا کہ وزیرِ اعظم پاکستان پہلے بھی کہہ چکے ہیں، میں دوبارہ دہرانا چاہوں گا کہ ہم سب صوبائی حکومتوں کے بہت شکر گزار ہیں کہ they have stepped up for the national cause.

وفاقی Non-Tax Revenue کا ہدف 5,336 ارب روپے ہوگا، جبکہ وفاقی حکومت کی خالص آمدنی 11,751 ارب روپے متوقع ہے۔

وفاقی حکومت کے کل اخراجات کا تخمینہ 18,771 ارب روپے ہے، جس میں سے 8,054 ارب روپے mark-up کی ادائیگی کے لیے مختص ہوں گے۔

وفاق کے Public Sector Development Programme (PSDP) کے لیے 1,000 ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت کے Current Expenditure کا تخمینہ 17,495 ارب روپے ہے۔

ملکی دفاع حکومت کی اہم ترین ترجیح ہے، اس قومی فرض کیلئے دفاع کی مد میں 3,000 ارب روپے فراہم کیئے جائیں گے۔

سول انتظامیہ کے اخراجات کے لیے 1071 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں، جبکہ Pension اخراجات کے لیے 1,169 ارب روپے مختص کئے گئے۔ بجلی اور دیگر شعبوں کی Subsidies کے طور پر 1,091 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔

Grants کی مد میں 2,680 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں، جو BISP ، آزاد جموں و کشمیر، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کے نئے ضم شدہ اضلاع وغیرہ کیلئے ہیں۔

وزیر اعظم اپنا گھر سکیم کے لیے 71 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

Export Refinance Scheme کی توسیع کے لیے 88 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جس سے برآمدات کے فروغ میں مدد ملے گی۔

حکومت BISP کے flagship initiatives کی coverage بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اس سے عملی جامہ پہنانے کے لیے کفالت پروگرام کو 12 million خاندانوں تک پہنچایا جائے گا۔ تعلیمی وظائف پروگرام کو مزید وسعت دی جائے گی تاکہ تقریباً 92 لاکھ بچوں کو فائدہ پہنچایا جاسکے۔ اگلے مالی سال میں BISP کے لیے 838 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے، جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 17 فیصد زیادہ ہے۔

جاریہ اخراجات سے آزاد جموں و کشمیر کے لیے 146 ارب روپے، گلگت بلتستان کے لیے 88 ارب روپے، اور خیبر پختونخوا کے نئے ضم شدہ اضلاع کے لیے 95 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام PSDP کی تفصیل پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پروگرام حکومتی سرمایہ کاری کا وہ instrument ہے جس کے ذریعے ہم ملکی اور غیر ملکی وسائل کو سماجی اور معاشی ترقی کے لیے بروئے کار لاتے ہیں۔ 10 جون 2026 کو منعقدہ National Economic Council کے اجلاس میں مالی سال 2026-27 کے لیے قومی ترقیاتی پروگرام کی منظوری دی گئی، جس کا حجم 3,675 ارب روپے ہے۔ اس میں وفاقی ترقیاتی پروگرام PSDP کے لیے 1,000 ارب روپے، جملہ صوبائی ترقیاتی پروگراموں کے لیے 2,224 ارب روپے، اور ریاستی ملکیتی اداروں SOEs کی جانب سے سرمایہ کاری کے لیے 451 ارب روپے شامل ہیں۔ یہ تقسیم اٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد فرائض کی نئی تقسیم کا عکاس ہے، جس کے تحت سماجی شعبوں کی ذمہ داری بڑی حد تک صوبوں کو منتقل ہو چکی ہے، جبکہ وفاق خاص طور پر قومی اہمیت کے strategic منصوبوں پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! وفاقی ترقیاتی پروگرام کا 60 فیصد سے زائد حصہ کلیدی شعبوں بشمول transport and communication، آبی وسائل اور توانائی پر مختص ہے، جبکہ باقی حصہ IT, science and technology, زراعت، صحت اور تعلیم سمیت دیگر اہم شعبوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تمام منصوبے "اڑان پاکستان" اور 5Es پر مبنی National Economic Transformation Plan کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

اب میں ان شعبوں کی تفصیلات پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! شاہراہوں، ریل اور بندرگاہوں کی ترقی ہماری ترجیحات میں سرفہرست ہے۔

وفاقی ترقیاتی پروگرام 2026-27 میں نقل و حمل کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لیے سب سے زیادہ 365 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس میں کراچی کو چمن سے جوڑنے والی بلوچستان کی اہم ترین شاہراہ N-2, Pakistan Expressway کو دورویہ کرنے کے لیے 100 ارب روپے کی رقم سرفہرست ہے۔ اسی طرح شمال جنوب Motorway network کی تکمیل کے لیے M-6 یعنی سکھر۔ حیدرآباد Motorway پر 30 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی، جبکہ ADB کی نئی financing سے ML-1 کے کراچی۔ روہڑی سیکشن پر کام آئندہ مالی سال سے شروع ہوگا، جس کے لیے 25 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

Thar Coal Connectivity Project کے لیے 2 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ وہ منصوبہ ہے جو ہماری مقامی توانائی کے ذخائر کو قومی نقل و حمل کے نظام سے جوڑے گا۔ اس کے علاوہ گوادر بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے اور چاروں صوبوں میں transport کے منصوبوں میں 93 ارب سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی ہے تاکہ پورے ملک میں تیز تر نقل و حمل کے ذرائع دستیاب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! سستی، قابل اعتماد اور پائیدار توانائی کی فراہمی اس حکومت کا عزم اور معیشت کی بنیادی ضرورت ہے وفاقی ترقیاتی پروگرام 2026-27 میں بجلی کے شعبے کے لیے 116.2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں اس میں کلیدی hydropower منصوبے جیسے Dasu Hydropower Project, تربیلا ڈیم کی پانچویں توسیع اور Mohmand Hydropower Project شامل ہیں۔ بجلی کی ترسیلی صلاحیت بڑھانے کے لیے STATCOM اور Battery Storage جیسے جدید نظاموں میں سرمایہ کاری کے لیے بالترتیب 10.2 ارب اور 3 ارب روپے شامل ہیں۔

صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے Special Economic Zones میں بجلی کی فراہمی کو ترجیح دی گئی ہے۔ صاف اور قابل تجدید توانائی کے 9 منصوبوں کے لیے WAPDA کو 50.2 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں 8 hydropower منصوبوں کے لیے 13.1 ارب روپے کی خصوصی رقم مختص کی گئی ہے۔ مزید برآں WAPDA اور National Grid Company اپنے اندرونی وسائل سے 158 ارب روپے سے زائد کی سرمایہ کاری کریں گے۔

جناب سپیکر! پاکستان کو پانی کے کئی سنگین چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے storage کی کمی، ترسیلی صلاحیت اور موسمیاتی تبدیلی سے آنے والے سیلاب۔ گزشتہ سال دریاؤں میں آنے والے سیلاب نے ہماری معیشت کو 822 ارب روپے کا نقصان پہنچایا۔ یہ نقصان ہمیں اس شعبے میں منظم سرمایہ کاری کی فوری ضرورت کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لیے وفاقی ترقیاتی بجٹ 2026-27 میں 43 آبی منصوبوں کے لیے 103.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ سب سے اہم منصوبوں میں Diamer-Bhasha Dam کے لیے 14 ارب روپے، Mohmand Dam کے لیے 22

ارب روپے، Bulk Water Supply Project کے لیے 15ارب روپے اور کراچی کے Dasu Hydropower Project K-IV کے لیے 10ارب روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کی شہری آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ 2035 تک ہماری تقریباً نصف ملکی آبادی شہری علاقوں میں مقیم ہو گی۔ Urban centers میں ہماری معیشت کا تقریباً 55 فیصد حصہ ہے اور 80 لاکھ سے زائد ملازمتیں فراہم کرتے ہیں۔ وفاقی ترقیاتی بجٹ 2026-27 میں Sustainable Urban Development and Housing کے شعبے کے لیے 54.6ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان مختص رقم کے ذریعے وفاقی اور صوبائی سطح پر 1 لاکھ 50 ہزار سستے اور climate-resistant housing units تعمیر کیے جائیں گے، 10 بڑے شہروں کے لیے additional master plans تیار کیے جائیں گے اور شہری پانی اور صفائی کی فراہمی میں واضح بہتری لائی جائے گی۔ یہ منصوبے ان اقدامات کے علاوہ ہیں جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ ان دونوں کے امتزاج سے housing اور construction کے شعبے میں واضح اور دور رس اثرات کی حامل مثبت تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

جناب سپیکر! صنعتی ترقی اور برآمدی مسابقت کی رفتار بڑھانے کے لیے وفاقی ترقیاتی پروگرام 2026-27 میں صنعت اور تجارت کے لیے تقریباً 6.6ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا حصہ Karachi Industrial Park کے Block-A کی تعمیر اور ترقی پر صرف ہو رہا ہے۔ کراچی، لاہور اور سیالکوٹ میں industrial designing اور automation کے مراکز قائم کیے جا رہے ہیں۔ سیالکوٹ میں dental اور surgical آلات کے support center کے ذریعے ہم اپنی برآمدی صنعتوں کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح SMEDA کے تحت textile کے شعبے میں 1000 industrial stitching units کے دوسرے مرحلے کی توسیع ہو رہی ہے، جس سے اضافی برآمدات اور ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر! عوامی صحت کی دیکھ بھال ہماری اہم قومی ترجیح ہے۔ وفاقی ترقیاتی پروگرام 2026-27 میں صحت کے منصوبوں کے لیے 25.1ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں tertiary healthcare سہولیات کی توسیع، ہنگامی اور critical care کی مضبوطی، Cancer کے علاج کی سہولیات میں وسعت، بیماریوں کے نگرانی کے مربوط نظام اور تشخیصی و regulatory ڈھانچے کی جدید کاری شامل ہے۔

اعلیٰ تعلیم اور تحقیق ہماری معاشی اور سماجی نمو کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ وفاقی ترقیاتی پروگرام 2026-27 میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے لیے 46ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جو گزشتہ سال کے 34.9ارب روپے کے مقابلے میں ایک قابل ذکر اضافہ ہے۔ اس میں مستحق طلبہ و طالبات کے لیے وظائف کی فراہمی، یونیورسٹی کی تحقیق کو فروغ دینا، Pakistan Education Research Network کی upgradation کے ذریعے digital learning کا فروغ، اور AI پر مبنی تعلیمی نظام کا فروغ شامل ہیں۔ Science and

Technology کے لیے علیحدہ 3.6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جن سے Technology کی منتقلی، SMEs، قابل تجدید توانائی، Electronics، زراعت اور صحت وغیرہ کی ٹیکنالوجی کو فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم پاکستان کا vision ہے کہ تعلیم کے مواقع معاشرے کے محروم طبقات تک پہنچنے چاہئیں۔ اس vision کی سب سے روشن مثال دانش سکولز ہیں۔ یہ سکولز ملک بھر کے باصلاحیت مگر وسائل سے محروم بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ وفاقی ترقیاتی بجٹ 2026-27 میں دانش سکول کے تقریباً 22 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر سکول اور کالج کی تعمیر کے لیے 26.3 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جس میں اساتذہ کی تربیت سکولوں میں داخلوں کی تعداد کو بڑھانے اور early childhood education کی توسیع اور digital learning کا فروغ شامل ہے ۔ اسی طرح نوجوانوں کی ہنرمندی اور روزگار کے لیے NAVTTC کے ذریعے Prime Minister's Youth Skill Development Program کے تحت 7.9 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں تاکہ ہر پاکستانی نوجوان کے ہاتھ میں وہ ہنر ہو جو اسے اکیسویں صدی کی معیشت میں قدم رکھنے کے قابل بنا سکے۔

جناب سپیکر! حکومت کی کارکردگی میں بہتری اور عام شہری کو اس کی دہلیز تک خدمت پہنچانا ایک اہم ترجیح ہے۔ وفاقی ترقیاتی بجٹ 2026-27 میں گورننس کے شعبے کے لیے 13 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جو civil services، انصاف، پولیس، ریگولیٹری اصلاحات اور وفاقی و صوبائی سطح پر digital governance کے توسیعی اقدامات کے لیے بروئے کار لائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! کم ترقی یافتہ علاقے اور خطے ہماری خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں۔ وفاقی ترقیاتی بجٹ 2026-27 میں آزاد جموں کشمیر، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے مجموعی طور پر 144.9 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ آزاد جموں کشمیر کے لیے 45 ارب روپے۔ گلگت بلتستان کے لیے 44 ارب روپے۔ خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے 56 ارب روپے مختص کئے گیے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم کے خصوصی پیکج کے طور پر آزاد جموں کشمیر کے لیے 5 ارب روپے اور گلگت بلتستان کے لیے 4 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس معزز ایوان کے سامنے حکومت کے اخراجاتی کی ترجیحات بیان کر دی ہیں۔ اب میں ٹیکس اقدامات کا ذکر کروں گا۔ ان تجاویز کو میں تین حصوں میں پیش کرنا چاہوں گا۔

پہلے حصے کیلے میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ کیونکہ وہ جو پہلا حصہ ہے وہ ٹیکس ریلیف کے بارے میں ہے۔ پھر جو ٹیکس rationalization کے اقدامات ہیں۔ اور بعد میں FBR کے نئے operating model کا میں ذکر کرونگا۔

جناب سپیکر، میں اب اس ایوان کی خاص طور پر توجہ چاہوں گا، کیونکہ یہاں وہ relief measures زیر بحث ہیں جن کے بارے میں پچھلے کئی سالوں سے کہا جا رہا تھا کہ حکومت نے معاشی استحکام تو حاصل کر لیا ہے، لیکن اب اسے growth کی طرف کیسے لے کر جائیں گے۔ یہ

ریلیف وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت، انکی guidance انکی nstructions پہ یہ ریلیف فراہم کیا جارہا ہے۔ میں سب سے کہوں گا کہ اس پہ ذرا متوجہ ہوں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تنخواہ دار طبقے کے لیے ریلیف۔ وزیر اعظم شہباز شریف کی حکومت سرکاری اور نجی تنخواہ دار طبقے کی مشکلات سے آگاہ ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر آج مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت نے آمدن کی چار سلیبز کے تنخواہ دار افراد کو ریلیف فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں جو تنخواہ دار 22 سے 32 لاکھ کے درمیان سالانہ کماتے ہیں۔ انکی ٹیکس کی شرح 23 فیصد سے کم کر کے 20 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ 32 سے 41 لاکھ روپے کے درمیان آمدن والے تنخواہ داروں کے لیے ٹیکس کی شرح 30 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد کرنے کی تجویز۔ 41 لاکھ سے 56 لاکھ روپے آمدن والوں کے income tax کی شرح 35 فیصد سے کم کر کے 29 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح 56 لاکھ سے 70 لاکھ روپے تنخواہ حاصل کرنے والوں کیلئے کے لیے ٹیکس کی شرح 35 فیصد سے کم کر کے 32 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! یہ صرف یہاں تک محدود نہیں ہے۔ تنخواہوں پر عائد ٹیکس کی شرحوں میں کمی کے علاوہ ہم نے ایک اور اہم ریلیف قدم اٹھاتے ہوئے تنخواہ دار طبقے پر عائد surcharge کو بھی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایک دیرینہ مطالبہ تھا اور حکومت کو بھی اس امر کا احساس تھا۔ اس لیے ہم نے پچھلے بجٹ میں اس surcharge کی شرح کو 10 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کیا، اور اب اسے مکمل طور پر ختم کرنے کی تجویز ہے۔ ان اقدامات سے وزیر اعظم شہباز شریف کی حکومت نے تنخواہ دار طبقے پر بوجھ کم کرنے کا وعدہ پورا کیا ہے۔

جناب سپیکر! سپر ٹیکس کی شرح میں کمی۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت نے کاروبار سے پندرہ کروڑ روپے سے پچاس کروڑ روپے تک کی آمدن کی چھ سلیبز پر عائد super tax، جو ایک فیصد سے لے کر ساڑھے سات فیصد تک تھا، اسے مکمل طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح پچاس کروڑ روپے سے زائد آمدن پر super tax کی شرح 10 فیصد سے کم کر کے 8 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! اس اقدام کا مقصد چھوٹے کاروبار اور صنعتوں کو فروغ دینے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنے آئے ہیں یہاں میں کہتا چلوں کہ آج ہم نے جب یہ تجاویز cabinet میں پیش کی تو پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے ہمیں یہ ہدایت ملی ہے کہ ہم exporters پہ super tax مکمل ختم کر دیں۔ ہم ان شاء اللہ اس کو آگے لیکر جائیں گے اور اس Budget کے دوران اس کو finishing line کے through لے کے جائینگے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہو کہ اسکا اطلاق بنکوں، تیل اور گیس تلاش کرنے والی کمپنیوں اور fertilizer کمپنیوں پر موجودہ سرچارج برقرار رہے گا۔

جناب سپیکر! پاکستان کی معیشت میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور صنعتی ترقی کا پہیہ تیز کرنے میں construction سے بڑھ کر کوئی شعبہ نہیں ہے۔ جب construction کا شعبہ ترقی کرتا ہے تو cement ، لوہا، شیشہ tiles, paint , timber

hardware,اور چالیس سے زائد صنعتیں نشوونما پاتی ہیں۔ جائیداد کی منتقلی پر عائد withholding tax کو معقول بناتے ہوئے filers کے لیے خریداری پر ٹیکس 2.5 فیصد سے کم کر کے 1.5 فیصد کرنے کی تجویز ہے، اور فروخت پر 5.5 فیصد سے کم کر کے 2.75 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس اقدام سے construction کی سرگرمیاں زور پکڑیں گی اور تعمیرات کا شعبہ نشوونما پائے گا۔

Digital economy پاکستان کا سب سے تیزی سے بڑھتا ہوا برآمدی شعبہ ہے۔ جیسے کہ آپ کو معلوم ہے، کل میں نے economic survey میں بھی بات کی کہ اس وقت تک IT export services کی 3.8 billion dollar ہو چکی ہیں، اور ان شاءاللہ before the year is out the IT export is going to be closed 4.5 billion dollars، پاکستان کا IT اور IT سے متعلقہ خدمات کا شعبہ، ہمارے freelancers, software houses and digital exporters ہمارا اثاثہ ہیں۔ IT برآمدات کی آمدن پر 0.25 فیصد FTR کی رعایت 30 جون 2026 کو ختم ہونے والی تھی۔ وزیراعظم کی خاص ہدایت اور اس شعبے کی ترقی میں دلچسپی، اور حکومت کی محنت سے پیدا کردہ مالی گنجائش کی بدولت، اس رعایتی نظام کو مزید تین سال لئے یعنی 30 جون 2029 تک جاری رکھنے کی تجویز ہے۔ اس اقدام سے ہماری IT برآمدات بڑھیں گی اور نوجوانوں کو اس شعبے کی جانب راغب ہونے کی ترغیب ملے گی۔

جناب سپیکر! جیسے اپ کو معلوم ہے، export sector ہماری معیشت کی growth کی ضمانت بننے والا اور زرِ مبادلہ کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس وقت exports پر advance income tax اور minimum tax کی مد میں مجموعی طور پر 2 فیصد ٹیکس عائد تھا، جسے کم کر کے 1.25 فیصد کرنے کی تجویز ہے، جو minimum tax کی مد میں ہوگا۔

اسکے علاوہ جناب سپیکر! اس وقت ملک میں بینکوں کے جاری کردہ credit یا debit card کے بیرونِ ملک استعمال پر ہر transaction پر 5 فیصد withholding tax دینا پڑتا ہے۔ اس ٹیکس کی وجہ سے رقم کی منتقلی کے لیے غیر روایتی ذرائع کے استعمال کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جسکی حوصلہ شکنی کے لیے withholding tax کی شرح کو 0.5 فیصد کرنے کی تجویز ہے، تاکہ اس کو معمول کی financial transactions کی سطح پر لایا جاسکے اور معیشت کو دستاویزی بنانے کی حکومتی کوششوں کو تقویت مل سکے۔

جناب سپیکر! غیر ملکی اثاثے رکھنے پر capital value tax ختم کرنے کی تجویز ہے۔ یہ ٹیکس غیر ملکی اثاثے ظاہر کرنے کی حوصلہ شکنی کا باعث بن رہا تھا، جو اس ٹیکس کے بنیادی مقصد کے منافی ہے۔ ظاہر کیا جانے والا اثاثہ ایک دستاویزی اثاثہ ہوتا ہے جس پر ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ اس ٹیکس کو ختم کرنے سے پاکستانیوں کو اپنے غیر ملکی مالیاتی اثاثے ریکارڈ پر لانے کی حوصلہ افزائی ہوگی، جس سے compliance, documentation اور اضافی revenue کا حصول ممکن ہوگا۔

(Desk Thumping)

سینٹر محمد اورنگزیب: جناب سپیکر! خواتین کی صحت کے لیے ضروری اشیاء، مثلاً sanitary pads اور متعلقہ اشیاء، روزمرہ زندگی کی بنیادی ضروریات ہیں، جو خواتین کی صحت، وقار اور معاشرتی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کے لیے لازم ہیں۔ اس لیے sanitary pads اور متعلقہ اشیاء پر ٹیکس کے خاتمے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر، اس سے دوسرا اقدام contraceptives پر ٹیکس کے خاتمے سے متعلق ہے۔ پاکستان آبادی کے اعتبار سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ آبادی میں اضافے کی رفتار تشویشناک ہے اور خاندانی منصوبہ بندی حکومت کی اولین ترجیح ہے، اس لیے ہم contraceptives پر عائد ٹیکس مکمل طور پر ختم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں اس بجٹ میں اٹھائے جانے والے revenue اقدامات کا ذکر کروں گا۔ ہم کئی دہائیوں سے پاکستان کی جو ہماری retailer برادری ہے، ہمارے بھائی اور بہن ہیں، ان کو دستاویزی معیشت کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں۔ چھوٹے دکاندار اپنے ارد گرد کے لوگوں کو ملازمت فراہم کرتے ہیں اور کراچی سے لے کر چترال تک ہر گلی، کوچے اور بازار کی تجارتی سرگرمیوں کا اہم حصہ ہیں۔ چھوٹے دکانداروں کی اکثریت ابھی تک ٹیکس نظام سے باہر ہیں۔

جناب سپیکر! اس سال ہم نے اپنی حکمتِ عملی کو تبدیل کیا۔ پاکستان بھر میں چھوٹے دکانداروں اور ان کے نمائندوں کے ساتھ مشاورت کی، ان کے ساتھ مل بیٹھے، ان کی باتیں سنیں اور اس بھرپور مشاورت کے بعد دکاندار طبقے کے مطالبے پر ہم نے ایک ایسا منصوبہ تیار کیا ہے جس میں انتظامی سہولتوں کی بجائے دکانداروں کے حقیقی خدشات کو مقدم رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! Income Tax Ordinance کے سیکشن (b)99 کے تحت چھوٹے دکانداروں کے لیے fixed rate system متعارف کرنے کی تجویز ہے۔ اس سسٹم میں وہ دکاندار رہ سکتے ہیں جن کی سالانہ فروخت 20 کروڑ روپے یا اس سے کم ہے۔ وہ اس نظام کے تحت اپنی سالانہ sales کا ایک فیصد ٹیکس ادا کریں گے۔ اس ٹیکس میں وہ اپنا withholding tax adjust کر سکیں گے، مگر گوشوارہ جمع کراتے وقت انہیں کم از کم پچیس ہزار روپے جمع کرانا پڑے گا۔ Routine میں کوئی audit نہیں ہوگا، خریداری پر withholding کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی اور انہیں POS Machine رکھنے سے استثنا ہوگا۔ جو دکاندار fixed tax system کا انتخاب کرے گا، اس کو سبز رنگ کی ایک تختی دی جائے گی جس پر ایک تصدیقی QR Code چسپاں ہوگا، جو دکانوں پر آویزاں ہوگی۔ اس تصدیق کی موجودگی میں FBR اہلکاروں کو پوچھ گچھ کے لیے دکان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس سکیم کے تحت ایک سادہ اور ایک صفحے کا ٹیکس گوشوارہ ہوگا، جو اردو کے علاوہ تمام بڑی مقامی زبانوں میں دستیاب ہوگا۔

جناب سپیکر! اسی طرح گزشتہ سات سال سے جامع جرمانوں کی رقم کو inflation کے مطابق adjust کیا جا رہا ہے اور digital integration کی خلاف ورزی پر بھی جرمانوں کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان اقدامات کا مقصد revenue بڑھانا نہیں، بلکہ ان کا اصل ہدف احتساب ہے۔ یہ اقدامات اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اب ٹیکس چوری آسان نہ رہے۔

Sales Tax Act میں Third Schedule کے دائرۂ کار کو وسعت دی جا رہی ہے اور اس میں Fast Moving Consumer Goods کی category کو شامل کیا جا رہا ہے۔ ملتی جلتی یا ایک جیسی اشیاء کو ان کی درجہ بندی کی بنیاد پر مختلف شرح سے ٹیکس لگایا جاتا رہا ہے، جس کی وجہ سے under invoicing اور اشیاء کی غلط درجہ بندی کا رجحان بڑھا۔ ان خرابیوں کو دور کرنے کے لیے اس درجہ بندی میں اشیاء کے tax rates کو معقول کرنے کی تجویز ہے۔

موجودہ قانون کے تحت اگر کوئی کمپنی کسی non-registered supplier سے سامان خریدتی ہے تو رقم کی ادائیگی کے وقت supplier سے Withholding Tax وصول کیا جاتا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اب individuals اور AOPs بھی اگر کسی non-registered supplier سے سامان خریدیں گے تو رقم کی ادائیگی کے وقت Withholding Tax ادا کیا جائے گا، تاکہ تمام non-registered suppliers خود کو sales tax قانون میں register کرنے کو ترجیح دیں۔

جناب سپیکر! اب میں ایک بہت important موضوع کی طرف آتا ہوں، جو FBR کا نیا tax operating model ہے۔ اس میں تین بڑے pillars ہیں۔

پہلا ہے National Faceless Centre and Assessments

جناب سپیکر! ہم اس model کے تحت ایک National Faceless Centre بنانے جا رہے ہیں، جو صوابدیدی اور غیر صوابدیدی افعال کو ایک دوسرے سے الگ کر دے گا۔ اس مرکز میں موجود Faceless Wing کے پاس صوابدیدی اختیار، یعنی discretionary powers، جیسا کہ audit, assessment اور quality control ہوں گے، جبکہ Field Operations Wing, which is verification, registration and recovery کا ذمہ دار ہوگا اور ان کے پاس کوئی discretionary power نہیں ہوگی۔ ان دونوں دفاتر کے درمیان بنیادی فرق structure اور قانونی نوعیت کا ہوگا۔ یہ فرق انتظامی امور یا عارضی اقدامات سے ختم نہیں کیا جا سکے گا۔

جناب سپیکر! مرکزی wing میں تمام audit and assessment کی کارروائی کے دوران taxpayer اور Tax Officer کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہوگا۔ Blind mode یا single blind mode میں officer کی شناخت taxpayer سے خفیہ رکھی جائے گی اور double blind mode میں بعد ازاں taxpayer کی شناخت بھی officer سے خفیہ رکھی جائے گی۔ تمام پیغام رسانی FBR کے IRIS Portal کے ذریعے ہوگی۔ Taxpayer اور Tax Officer کے درمیان کسی قسم کا رابطہ نہیں ہوگا

اوراس کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ officer خود کوئی case منتخب نہیں کر سکے گا یا کر سکے گی۔ خود کار طریقۂ کار کے تحت system, risk scoreکی بنیاد پر کوئی case officer کو assign کرے گا۔ یعنی کہ اسے assign کرے گا۔ Audit صرف data کی بنیاد پر ہو گا۔ اس طرح کا faceless نظام پچھلے ڈیڑھ سال سے FBR کے Customs Wing میں آزمایا جا چکا ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف importersکو سہولت میسر ہوئی ہے بلکہ کسٹم حکام سے منسوب کرپشن میں بھی نمایاں کمی آئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ Income Tax اور Sales Tax میں بھی اس اقدام سے corruption میں خاطر خواہ کمی ہو گی۔

جناب سپیکر! سب سے اہم تبدیلی صرف پہچان خفیہ رکھنا نہیں، بلکہ طریقۂ کار میں بھی اختیارات کو الگ کرنا ہے۔ System case خود منتخب کرے گا۔ ایک علیحدہ Audit Unit اس کا معائنہ کرے گا۔Quality Control Unit، جو auditor سے بالکل الگ ہو گا، ہر orderکے issue ہونے سے پہلے اس کا معائنہ کرے گا۔ Tax demand بالکل مختلف assessment function کی ذمہ داری ہو گی۔ Recovery کے معاملات ایک اور حصہ دیکھے گا۔ اس پوری chain میں کوئی ایک آفیسر کی کسی case پر شروع سے آخر تک گرفت نہیں ہو گی۔ یہ صرف انتظامی تبدیلی نہیں ہے بلکہ corruption کو ختم کرنے میں یہ اہم سنگِ میل ثابت ہو گی اور یہی وہ تبدیلی ہے جو پاکستان کے ٹیکس کے معاملات کو مزید شفاف اور سہل بنائے گی۔

دوسرا اس کا جو pillar ہے۔

جناب سپیکر! Algorithmic Settlement Mechanism and Central Data Hubاور Central Data Hub۔ یہ سب لوگ بات کرتے ہیں AI-led Discussions. This is how we are going to get AI embedded into our Taxation system and get the benefits out of AI- led discussion.

جناب سپیکر! ہم ایک خود کار mechanism متعارف کروا رہے ہیں جس میں taxpayer کے اندراج کردہ data اور FBR کے پاس مختلف ذرائع سے موجود data میں سقم کی نشاندہی کی جائے گی۔ اس اقدام سے روایتی audit کے طریقۂ کار میں ہونے والے اخراجات، تاخیر اور پریشانی کو ختم کر دیا جائے گا۔ جیسے ہی system میں کوئی سقم نظر آئے گا، taxpayerکی گزشتہ history کی بنیاد پر، سقم کی نوعیت کے لحاظ سے، اور کارروائی کے مرحلے کے اعتبار سے، System Settlement Offerطے کرے گا اور taxpayer کو IRIS Portalکے ذریعے مطلع کیا جائے گا۔ جو taxpayer اس offer کو قبول کرے گا، اپنے گوشوارے درست کر لے گا اور settlement کی رقم جمع کرا دے گا، اس کی کارروائی مکمل تصور ہو گی۔ اس کے علاوہ کوئی اضافی جرمانہ impose نہیں کیا جائے گا۔ کوئی human interventionنہیں ہو گی، اور یہ طریقۂ کار taxpayer اور revenue دونوں کے لیے بہتر ثابت ہو گا۔

Third-Party Data and Taxpayer Outreach:

جناب سپیکر! اس کے ساتھ Third Parties اور FBR کے Central Data کے ساتھ transaction data share کرتی رہیں گی۔ یہ digital system میں process ہوگا۔ جائیداد کے registry کا data، گاڑیوں کے registration کا bank data, utility records data کو یکجا کر کے taxpayer risk profile تیار کرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ FBR کو یہ اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کون اپنا گوشوارہ درست جمع نہیں کرا رہا۔ اسے کسی خفیہ معلومات یا شکایت یا موقع پر معائنہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اسے صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا declare کیا گیا ہے اور data میں کیا ظاہر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت بہت سے صنعتی شعبوں میں Real-Time Production Monitoring Program فعال ہے اور اس کے اچھے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ ہر اُس شعبے کو production monitoring کے تحت لایا گیا ہے جس کی revenue potential کو صحیح طور پر جانچا جا سکتا ہے اور جس کی غلط بیانی کی نشاندہی کرنا اور اسے ٹھیک کرنا ممکن ہو۔ Digital Invoicing Network بھی پوری supply chain میں ایسی شفافیت کا باعث بن رہا ہے جو اس سے پہلے ٹیکس سسٹم میں نہیں دیکھی گئی تھی۔ آئندہ سال میں ان دونوں programs کا دائرۂ کار مزید شعبوں تک وسیع کیا جائے گا۔ یہ اقدامات بنیادی اہمیت کے حامل اور کارآمد ہیں جن پر پائیدار اضافے کا انحصار ہے۔

جناب سپیکر! Sales Tax اصلاحی اقدامات کے پس منظر میں بھی یہی اصول کارفرما ہیں جو Income Tax اصلاحات میں اپنائے گئے ہیں۔

اب میں Federal Excise Duty کے اقدامات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! پہلا اقدام جعل سازی کے خلاف ہے۔ ہم Petroleum Based Solvents، جن میں White Spirit, Petroleum Naphtha اور Mineral Turpentine Oil شامل ہیں، ان پر 80 روپے فی لیٹر Federal Excise Duty عائد کر رہے ہیں۔ یہ اشیاء petroleum development levy کے دائرے سے باہر آتی ہیں، لیکن انہیں تیل میں ملاوٹ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ملاوٹ کی وجہ سے ہر سال لاکھوں صارفین کی گاڑیاں اور مشینری خراب ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے تیل کی مصنوعات فروخت کرنے والے دیانتدار تاجروں کو ایسے بد دیانت تاجروں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جو ملاوٹ شدہ تیل فروخت کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے معزز اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سینیٹر محمد اورنگزیب: ہمارا دوسرا اقدام معاشی بوجھ کی تقسیم سے متعلق ہے۔ ہم درآمد کرنے والی جو گاڑیاں ہیں، جو گاڑیاں درآمد ہوتی ہیں، اس میں 2000 cc سے بڑی اور 3000 cc تک کی SUVs پر Federal Excise Duty عائد کر رہے ہیں۔ 3000 cc سے بڑی گاڑیوں پر بھی ہم ڈیوٹی بڑھا رہے ہیں۔ اس ٹیکس کا اطلاق دو کروڑ سے مہنگی لگژری EVs پر بھی ہوگا۔ اس کے جو exact rates ہیں وہ ہم بعد میں اس کو announce کریں گے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں ایک اور relief measure کی طرح Business Class میں غیر ملکی سفر پر عائد Federal Excise Duty کو ختم کرنے کی تجویز ہے۔ یہ مراعات یافتہ طبقہ کے لیے کوئی رعایت نہیں بلکہ اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ پاکستان اپنی معیشت کو درکار سرمایہ کاری اور شراکت داری کے لیے ایک پرکشش ملک بن سکے جو ہماری economic policy اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔

جناب سپیکر! Auto Sector ہماری معیشت کے اہم شعبوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس اہم شعبے کی ترقی کے لیے گزشتہ ایک دہائی میں ترقیاتی پالیسیاں متعارف کروائی گئیں جس سے صنعت کو فروغ ملا اور ملک میں OEMs/ Assemblers کی تعداد بڑھ کر ایک سو اٹھارہ ہو گئی۔ ان میں ٹریکٹرز، موٹر سائیکلز، مسافر گاڑیاں، کمرشل گاڑیوں کی manufacturing شامل ہیں۔ نئی manufacturing plants اور جدید technologies میں نمایاں سرمایہ کاری ہوئی ہے جس سے اس شعبے میں مسابقت بڑھی ہے اور شعبے میں modernization ہوئی ہے۔ اس وقت ایک نئی Auto Sector Policy وزیراعظم پاکستان کی تشکیل کردہ کمیٹی کے زیر غور ہے، جس کی تفصیلات وزیراعظم اور وفاقی کابینہ کی منظوری کے بعد پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ البتہ میں اس چیز کا اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ electric motorcycles، رکشوں، گاڑیوں اور بسوں پر موجودہ رعایتی نظام اگلے سال بھی برقرار رہے گا۔ اس سلسلے میں درآمد کی جانے والی electric trucks پر بھی ایک فیصد Sales Tax کی سہولت فراہم کرنے کی تجویز ہے تاکہ حکومت کی کوشش ہے کہ ان سہولیات سے انتہائی مہنگی electric vehicles فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

صحت کی سہولیات کی منصفانہ فراہمی اور عوامی فلاح و بہبود:

صحت کی سہولیات کی منصفانہ فراہمی اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے ہماری وابستگی غیر متزلزل ہے۔ کینسر جیسی موذی امراض کی وجہ سے پاکستانی خاندانوں پر پڑنے والے شدید مالی اور جذباتی بوجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم National Tariff Policy 2025-30 کے تحت ایک نئی طرز کی مؤثر علاج کی سہولت متعارف کرا رہے ہیں۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت کینسر اور دیگر بیماریوں کی ادویات کی مقامی تیاری میں استعمال ہونے والے ایک سو سے زائد اقسام کے خام مال پر Customs Duty مکمل طور پر ختم کر رہی ہے۔ اس اقدام کا مقصد ملک بھر کے تمام شہریوں کے لیے جدید اور مؤثر علاج زیادہ سہل اور قابل رسائی بنانا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے ملکی صنعتوں کو Global Value Chains میں شامل کرنے اور کاروبار کرنے کی لاگت کم کرنے کے لیے پچھلے سال ایک جامع National Tariff Policy کے پہلے مرحلے کے نفاذ کا آغاز کیا۔ Tariff Policy Board نے tariff کے ڈھانچے کو سادہ بنانے اور تدریجی tariff system کی طرف منتقلی کے حکومتی عزم کے تسلسل میں تمام stakeholders کے ساتھ وسیع تر مشاورت کے بعد خام مال اور متعلقہ اشیاء کی ایک بڑی تعداد پر Customs Duty ، Additional Customs Duty اور Regulatory Duty میں نمایاں کمی کی ہے۔ Duties میں اس کمی کی وجہ سے برآمدی شعبے، chemical sector اور خاص طور پر چھوٹے کاروبار یعنی SMEs کو Input کی لاگت میں براہِ راست یا بالواسطہ صورت میں ریلیف ملے گا۔

جناب سپیکر! یہ حکمتِ عملی پاکستان کی اس وسیع تر پالیسی کا تسلسل ہے۔ جس کا مقصد برآمدات کو فروغ دینا ہے تاکہ ملک کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو سکیں اور سرمایہ کاری میں اضافے کے ذریعے پاکستان پائیدار ترقی کی راہ پر مستقل بنیادوں پر گامزن ہو سکے۔

جناب سپیکر! مہنگائی کی وجہ سے تنخواہ دار طبقے کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے جس کا ہمیں ادراک ہے۔ اسی وجہ سے وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر ہم نے ان salary slabs کو نیچے کیا ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، لیکن انہی مشکلات کا ادراک کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سات فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی سات فیصد اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح کم سے کم تنخواہ جو minimum wage ہے، میں دس فیصد اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کے اختتام پر اس معزز ایوان کے سامنے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بجٹ میں اعلان کردہ تجاویز خصوصاً tax relief اقدامات، Energy کی قیمتوں میں کمی اور دیگر اقدامات معیشت کے کلیدی شعبوں جیسے زراعت، معدنیات اور کان کنی، Information Technology، AI اور Tech-driven جو صنعتیں ہیں ان کو فروغ دیں گے جس سے معاشی ترقی کا پہیہ چلے گا اور ملازمتوں کے مواقع پیدا ہوں گے۔

ہم نے اس ترقی کے حصول کے لیے بنیادی لوازمات مہیا کیے ہیں۔ These are all enablers towards that journey to sustainable growth. ہماری معیشت پھر سے اپنے پیروں پر کھڑی ہو چکی ہے۔ ہمارے زرِ مبادلہ کے ذخائر اور exchange rate مستحکم ہیں۔ الحمدللہ ہماری منڈیاں رواں ہیں اور دنیا ہمارے ساتھ سرمایہ کاری اور شراکت کے رشتے استوار کر رہی ہے۔ یہ کوئی معمولی سفر نہیں تھا، یہ ایک مشکل اور کٹھن سفر تھا جسے ہم نے قومی جذبے اور ہماری قیادت کی قوتِ ارادی اور دور اندیشی سے طے کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ استحکام کبھی بھی ہماری منزل نہیں تھی، یہ ہمارے سفر کا آغاز تھا۔ ہمارا یہ سفر نئے یقین اور ولولے کے ساتھ جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آج کے Budget اقدامات اس سفر کو مزید تقویت دیں گے and we will move towards sustainable growth.

جناب سپیکر! ترقی کا مطلب صرف اعداد و شمار کا بڑھنا نہیں ہے۔ ترقی کا اصل مطلب وہ ہے جو ہر گھر کے دستر خوان تک، ہر کسان کے کھیت تک، ہر کاروبار کے کاؤنٹر تک اور ہر نوجوان کے روزگار تک پہنچے۔ اسی لیے اس حکومت کا عزم صرف ترقی نہیں بلکہ ایک وسیع البنیاد، پائیدار اور منصفانہ ترقی کا حصول ہے۔ جس کے ثمرات ملک کے ہر علاقے اور ہر طبقے تک یکساں طور پر پہنچیں۔ یہ Budget اسی جامع ترقی کے حصول کی جانب ایک سنجیدہ قدم ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس ایوان کے Floor سے وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف صاحب کی قیادت کو سراہنا چاہتا ہوں جن کی سرپرستی، ذاتی لگن اور رہنمائی میں ہم نے معاشی استحکام کا سفر طے کیا۔ ہماری عسکری قیادت بالخصوص Field Marshal سید عاصم منیر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی قیادت نے دفاعِ وطن کو ناقابل تسخیر بنایا۔

(Desk Thumping)

سینیٹر محمد اورنگزیب: میں اپنے سارے جو Cabinet colleagues ہیں، DPM ہیں، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی کہوں گا کہ جو ہمارے coalition partners ہیں، ان کا میں بہت ممنون ہوں جن کی ہمیں ہر مشکل موقع پر حمایت حاصل رہی ہے۔

میں Opposition کے معزز اراکین جو اس وقت موجود نہیں ہیں، ان کا بھی شکر گزار ہوں جن کی مخلصانہ تنقید نے ہمیں مزید محنت کا جذبہ عطا کیا۔ یہاں میں تمام صوبائی حکومتوں کے جذبۂ تعاون اور ایثار کو بھی سراہوں گا جن کی بدولت ہم ملک کے strategic اہداف کی تکمیل کی جانب بڑھے ہیں۔

ہماری اس تمام تر کاوش اور محنت کا مقصد یہی ہے کہ ہم پاکستان کے عوام کے معیارِ زندگی کو بہتر بنائیں اور انہیں وہ تمام سہولتیں اور آسانیاں فراہم کر سکیں جن کے وہ مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا اختتام علامہ اقبال کے اس شعر پر کرنا چاہتا ہوں جو اس قوم کی روح کا ابدی اظہار ہے:

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

پاکستان زندہ باد۔

(I) THE ANNUAL BUDGET STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2026-27, INCLUDING REVISED ESTIMATES FOR THE FINANCIAL YEAR 2025-26 (II) THE DEMANDS FOR GRANTS AND APPROPRIATIONS FOR THE FINANCIAL YEAR 2026-27 (III) THE REGULAR AND TECHNICAL SUPPLEMENTARY GRANTS FOR THE FINANCIAL YEAR 2024-25 AND 2025-26 (IV) THE EXCESS BUDGET STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2016-17 AND 2024-25

Mr. Speaker: Minister for Finance and Revenue to move Item No. 3.

Senator Muhammad Aurangzeb: I lay before the National Assembly the following papers:-

(i) The Annual Budget Statement for the Financial Year 2026-27, including Revised Estimates for the Financial Year 2025-26.

(ii) The Demands for Grants and Appropriations for the Financial Year 2026-27.

(iii) The Regular and Technical Supplementary Grants for the Financial Year 2024-25 and 2025-26.

(iv) The Excess Budget Statement for the Financial Year 2016-17 and 2024-25.

Mr. Speaker: The Annual Budget Statement for the Financial Year 2026-27, including Revised Estimates for the Financial Year 2025-26, Demands for Grants and Appropriation for the Financial Year 2026-27, the Regular and Technical Supplementary Grants for the Year 2024-25 and 2025-26, the Excess Budget Statement for the Financial Year 2016-17 and 2024-25, stands laid.

THE FINANCE BILL, 2026

Mr. Speaker: Minister for Finance and Revenue please move Item No. 4.

Senator Muhammad Aurangzeb: I introduce a Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2026 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2026].

Mr. Speaker: A Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2026 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2026], stands introduced.

جناب سپیکر: اگر آپ کو sets کی کاپی چاہیئے تو وہ دونوں سائیڈوں پہ ہیں، وہ لے لیجیئے گا۔

دوسرا میں آنریبل ممبرز کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہفتے اور اتوار والے دن بھی سیشن ہو گا۔ تو پلیز آپ لوگ یہیں تشریف رکھیئے گا۔

Mr. Speaker: The House is adjourned to meet again on Saturday, the 13th of June, 2026, at 11:00 a.m.

(The House was adjourned to meet again on Saturday, the 13th of June, 2026, at 11:00 a.m.)